مولانا شيخ محمد عادل رباني

بڑی آگ کو کیسے بجھائیں

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته. أعوذ بالله من الشيطان الرجيم. بسم الله الرحمن الرحيم. الصلاة والسلام على رسولنا محمد سيد الأولين والآخرين. مدد يا رسول الله، مدد يا ساداتي أصحاب رسول الله، مدد يا مشايخنا، دستور مولانا الشيخ عبد الله الفائز الداغستاني، شيخ محمد ناظم الحقاني، مدد. طريقتنا الصحبة والخير في الجمعية.

بسم الله الرحمن الرحيم

مَا أَصَابَ مِن مُّصِيبَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ

(قرآن ۶۴:۱۱)۔ "مَا أَصَابَ مِن مُّصِيبَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ"، "کوئی بھی آفت اللہ کی اجازت کے بغیر نہیں آتی۔" صدق الله العظیم۔ جب کوئی مصیبت ہوتی ہے، تو وہ اللہ عزّ و جلّ کی اجازت سے ہوتی ہے۔ لہٰذا، ہمیں اللہ ﷻ سے بھیک (دعا) مانگنی چاہیے۔ چاہے کچھ ہو جائے یا کچھ نہ ہو، ہمیں اللہ ﷻ سے بھیک (دعا) مانگنی چاہیے۔

اب، اللہ ﷻ کی حکمت سے، پچھلے چند سالوں میں ہر جگہ آگ لگ رہی ہے۔ آگ ہر طرف پھیل رہی ہے۔ وہ اسے قابو نہیں کر پا رہے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ اللہ عزّ و جلّ کے حکم سے ہو رہا ہے۔ ہر چیز اُس ﷻ کے حکم سے، اور اُس ﷻ کی رحمت سے ہوتی ہے۔ ہمارے رسول ﷺ نے ہمیں آگ بجھانے کا طریقہ بھی سکھایا ہے۔ جب آگ لگے، تو تکبیر پڑھو۔ تکبیر آگ کو بجھاتی ہے۔ تکبیر کیا ہے؟ یہ اللہ ﷻ کی عظمت کو ظاہر کرتی ہے۔ یہ اللہ عزّ و جلّ کی مدد کو ظاہر کرتی ہے۔ تکبیر کفر کی آگ کو بجھاتی ہے۔ اس لیے، دنیا کی آگ اس کے مقابلے میں بہت چھوٹی ہے۔

لہٰذا، تکبیر کو چھوٹا مت سمجھنا چاہیے۔ لوگ چاہیں جو بھی کہیں اور مذاق اُڑائیں، مگر یہ ایک حقیقت ہے۔ اللہ عزّ و جلّ کی قدرت اور رحمت سے یہ آفات دور ہو جاتی ہیں۔ لوگوں کو ضرور اس پر ایمان لانا چاہیے۔

شکر ہے اللہ ﷻ کا، ہم نے یہ کئی مرتبہ دیکھا ہے۔ یہ قبرص میں ہوا تھا، لفکہ کے گرد مولانا شیخ ناظم کے ساتھ یقیناً، قبرص میں لوگ دین یا ایمان کے بارے میں زیادہ نہیں جانتے تھے۔ پھر بھی اُن لوگوں نے مولانا شیخ ناظم کو دعوت دی۔ یہ آخری دعوت تھی۔ شکر ہے اللہ ﷻ کا، ہم ساتھ گئے تھے۔ تقریباً شام ہو چکی تھی۔ اگر یہ ساری رات جاری رہتا، پھر اس کے بجھنے کا کوئی راستہ نہ بچتا۔ ہم اُس پہاڑ پر چڑھے مولانا شیخ ناظم کے ساتھ اور وہاں سے تکبیر دینا شروع کی۔ شکر ہے اللہ ﷻ کا، وہ آگ عشاء کی اذان سے پہلے ختم ہو گئی۔ جب اُنہوں نے تکبیر پڑھی، تو دھیرے دھیرے یہ آگ بجھتی گئی، شکر ہے اللہ ﷻ کا۔

مولانا شیخ محمد عادل ربانی

اس لیے، لوگوں کو چاہیے کہ وہ آگ والی جگھوں پر تکبیر پڑھیں۔ تکبیر بہت اہمیت رکھتی ہے۔ یہ اللہ عزّ و جلّ کی عظمت کو ظاہر کرتی ہے۔ تکبیر کا مطلب ہے "اللہ اکبر" کہنا۔ اللہ اکبر کا مطلب ہے کہ اللہ سب سے عظیم ہے۔ کوئی بھی اُس جَلَّ جَلَالُہٗ کے برابر نہیں۔ بہت سے بے وقوف لوگ کہتے ہیں، "یہ بڑا ہے، وہ بڑا ہے۔" کوئی بھی عظیم نہیں ہے۔ اللہ عزّ و جلّ کے سامنے کسی کے پاس بھی ایک چھوٹے ذرے کے برابر عظمت نہیں ہے۔ جو لوگ اُس جَلَّ جَلَالُہٗ کے سامنے اپنی عظمت کا دعویٰ کرتے ہیں، وہ ہمیشہ نقصان میں رہے ہیں۔ آدم علیہ السّلام کے دور سے لے کر آج تک تاریخ دیکھئے۔ جو بھی اپنے آپ کو بڑا سمجھتا ہے، اُس نے کبھی کچھ حاصل نہیں کیا۔ اگر آپ سچ میں بڑے ہیں، تو پھر آپ کہاں ہیں؟

اس لیے، اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ سے توبہ کرنا، معافی طلب کرنا اور تکبیر پڑھنے سے، یہ آفات بھی دور ہو جائیں گی، اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ کی رضا سے۔ اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ ہمیں اپنے فضل اور رحمت سے نوازے، اِن شاء اللہ۔

ومن اللہ التوفیق. الفاتحة.

قرآن کے ختم، آیات، سورہ ، یٰسین، تسبیحات، تھلیلات، صلوات، دلائل الخیرات کی تلاوت کی گئی ہیں۔ انہوں نے یہ تمام خوبصورت اور اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ کے پسندیدہ اعمال، جو کہ اللہ عزّ و جلّ کا کلام ہے، اور ہمارے رسول ﷺ کی صلوات، امانت دی ہیں۔ ہم ان سارے اعمال کو سب سے پہلے اپنے رسول ﷺ کو ہدیہ کرتے ہیں، ان کے ﷺ اہلِ بیت اور صحابہ کو، تمام انبیاء، اولیاء، اور اصفیاء کی روحوں کو۔ ہمارے مشایخ کی روحوں کو، ہمارے تمام مرحومین افراد کی روحوں کو، اور تمام مسلمانوں اور مؤمنوں کی روحوں کو یہ ایصال کرتے ہیں۔ یہ ان تک پہنچے، اِن شاء اللہ۔ جو بھی مقاصد ان لوگوں کے ہیں جنہوں نے یہ تلاوتیں کی ہیں، وہ پورے ہوں۔ ہمارے ایمان کی طاقت کے لیے۔ اور دنیا و آخرت کی خوشی کے لیے۔

لِلّٰہِ تَعَالٰی، الفاتحہ

مولانا شیخ محمد عادل ربانی
۲۵ جولائی ۲۰۲۵ / ۳۰ محرم ۱۴۴۷
نماز فجر – زاویة أکبابا، استنبول